ابو عمار زاہد الراشدی

’’قرب قیامت کی پیش گوئیاں‘‘
حافظ عبد الرحمٰن صاحب مدنی کے نام مکتوب

مجلس التحقیق الاسلامی، ۹۹۔ جے، ماڈل ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام ۲۶ جنوری ۲۰۰۳ء کو ’’قرب قیامت کی پیش گوئیوں‘‘ کے موضوع پر ایک علمی مذاکرے کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر ’’الشریعہ‘‘ کے رئیس التحریر مولانا زاہد الراشدی کا جو مکتوب حاضرین مجلس کو پڑھ کر سنایا گیا، اسے ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ (مدیر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بگرامی خدمت مولانا حافظ عبد الرحمٰن مدنی صاحب زید مکارمکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی؟

۲۶ جنوری ۲۰۰۳ء کے مذاکرہ میں شرکت کے لیے دعوت نامہ موصول ہوا۔ یاد فرمائی کا تہ دل سے شکریہ۔ میں ۲۶ جنوری کو نماز ظہر اور اس کے بعد ایک پروگرام کا وعدہ لاہور میں ہی ایک اور جگہ پہلے سے کر چکا ہوں اس لیے مذاکرہ میں شرکت میرے لیے مشکل ہوگی جس پر معذرت خواہ ہوں۔ عزیزم حافظ محمد عمار خان ناصر سلمہ مذاکرہ میں شرکت کے لیے حاضر ہو رہا ہے، اس سے مجھے ضروری تفصیلات معلوم ہو جائیں گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

جس مسئلہ پر مذاکرہ کا انعقاد ہو رہا ہے، اس کے تمام پہلوؤں پر کچھ عرض کرنا تو سر دست مشکل ہے البتہ ایک دو اصولی باتوں کے حوالے سے مختصراً گزارش کر رہا ہوں کہ:

قرآن کریم یا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کا اپنے دور کے واقعات پر اطلاق یا انہیں مستقبل کے حوالہ کر کے ان کے وقوع کا انتظار خود حضرات صحابہ کرام کے دور میں بھی مختلف فیہ رہا ہے۔ سورۃ الدخان میں ’’دخان‘‘ اور ’’البطشۃ الکبریٰ‘‘ کی پیش گوئیوں کا حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ اپنے دور کے حالات پر اطلاق کرتے ہیں اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ انہیں قیامت کی نشانیوں میں شمار کر کے اپنے دور میں ان کے وقوع کی بات قبول نہیں کرتے۔ اس سے اصولاً یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ پیش گوئیوں کے بارے میں تعبیر وتاویل کا دامن اس قدر تنگ نہیں